

انقلاب ماہیت

حق تعالیٰ نے اس کائنات میں بے شمار چیزیں پیدا فرمائی ہیں جن کو ہم مختلف شکلوں میں اپنی ضروریات میں استعمال کرتے ہیں خواہ یہ استعمال غذا کے طور پر ہو یا دوا کے طور پر نباتات، جمادات، حیوانات وغیرہ یہ استعمال کبھی اشیاء کو ان کی اپنی شکل پر باقی رکھتے ہوئے اور خالص انہیں اشیاء کا ہوتا ہے اور کبھی ان کو دوسری چیزوں کے ساتھ ملا دیتے ہیں۔ اس طرح کہ ظاہری طور پر ان کا کوئی اثر نہیں دکھائی دیتا۔ اور کبھی تنہا ہونے میں بھی جلا کر یا کسی دوسری طرح، شکل و صورت بلکہ صفت بھی بدل جاتی ہے اس رد و بدل کو کم از کم بعض صورتوں میں ماہیت کا بدلنا (انقلاب ماہیت، تحویل ماہیت و تحویل عین اور استحالہ وغیرہ) کہتے ہیں۔

اس بات اہم سوال ان اشیاء کا ہے جن کے استعمال کو شریعت نے ہمارے لئے حرام قرار دیا ہے اور ظاہر ہے کہ عام حالات میں اس طرح کی اشیاء کا بعینہ استعمال کرنا شرعاً جائز نہیں ہو گا دوسری صورت یہ ہے کہ ان اشیاء کے ساتھ کوئی اور چیز جو حلال و طیب ہے ملا دی جائے اور اس غلاط کی وجہ سے اس شئی کی ہیئت اور خاصیت بدل جائے یا کوئی شئی ملائی تو نہ جائے لیکن کسی خاص طبعی یا ماحولیاتی کیفیت کی وجہ سے اس میں خود خود تغیر پیدا ہو جائے اس تغیر کے نتیجہ میں اس شئی کی ہیئت، کیفیت اور خاصیت بدل جائے تو ایسی اشیاء کی حرمت اور نجاست حسب سابق قائم رہے گی یا اس تبدیلی کی وجہ سے حکم میں تبدیلی پیدا ہو جائے گی؟

قدیم فقہی ذخیرہ میں اس بات نمک کی کان میں کسی شئی کا گر کر نمک بننا کنویں وغیرہ کی تہ میں کسی شئی کا ل کر وہی صورت اختیار کر لینا شراب کا سرکہ بننا یا سرکہ کا شراب بننا یا شیرہ انگوڑا کا شراب بننا یا نطفہ کا علقہ اور علقہ کا مہضہ بننا۔ اس قسم کی اشیاء کا تذکرہ ملتا ہے۔ اور آج تو بہت سی چیزیں ایسی مل جائیں گی جن میں اس قسم کا رد و بدل ہوتا ہے یا محسوس کیا جاتا ہے اس کی وجہ سے کھانے پینے اور دیگر استعمالی اشیاء کی بہت سوالات ہوتے رہتے ہیں لہذا اہم کو درج ذیل سوالات پر غور کر کے کسی واضح نتیجہ تک پہنچنا ہے:

۱۔ کسی بھی شئی کے وہ بنیادی عناصر کیا ہیں جن کے قائم رہتے ہوئے کہا جائے کہ شئی کی حقیقت اور ماہیت نہیں بدلی ہے اگرچہ اس میں مختلف قسم کے دیگر تغیرات ہوئے ہوں؟

☆ قال الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ: الفقہاء کلہم عیال ابی حنیفہ فی الفقہ ☆

۲۰ علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ﴿۷۷﴾ ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ ☆ فروری ۲۰۰۲ء

- ۲۔ انقلاب ماہیت (یا استحاله عین و تحول عین) کا کیا مطلب ہے؟ اور اس کیلئے کسی شئی کا کس حد تک بدلنا مطلوب ہے، مثلاً کسی شئی کے بنیادی عناصر رنگ، صورت اور کیفیت (مزہ، بو اور خاصیت) میں سے ہر ایک کا بدل جانا ضروری ہے، یا بعض کا کافی ہے؟
- ۳۔ اگر شئی میں ایسی تبدیلی ہو جس کی وجہ سے اس کے جوہری عناصر ختم ہو جائیں، نام بدل جائے اور مجموعی مزاج میں بھی تبدیلی آجائے، لیکن اس تبدیلی کے بعد بھی دو صورتیں ہو سکتی ہیں، جن اشیاء سے مل کر یہ شئی بنی ہے ان کا کوئی بھی اثر اور ان کی کوئی بھی خاصیت اس شئی میں برقرار نہ رہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ یہ نئی پیدا ہونے والی شئی اپنی اصل سے موثر طور پر کچھ خصوصیات اور کیفیات کو برقرار رکھتی ہے، کیا ہر دو صورتوں کا ایک ہی حکم ہو گا یا کچھ سابق خصوصیات و کیفیات کے برقرار رہنے کی وجہ سے باوجود بنیادی عناصر میں تغیر کے ہم اسے تبدیلی ماہیت نہیں قرار دے سکتے؟
- ۴۔ انقلاب ماہیت کے مسئلہ کے تحت کیا مختلف نجس اشیاء کے درمیان بھی کوئی فرق ہو گا یا اس حکم میں نجس العین اور غیر نجس العین کے درمیان اور اسی طرح ہر دو کے مختلف اجزاء سب یکساں حکم رکھتے ہیں؟
- ۵۔ قلب ماہیت کے اسباب کیا ہو سکتے ہیں، مثلاً جلانا، دھوپ دکھانا، کسی شئی کے اندر دوسری اشیاء کا ملانا۔ اس طرح کے اور کیا امور ہیں جو اس باب میں مؤثر ہوتے ہیں یا ہو سکتے ہیں؟
- ۶۔ فلز کرنے یا کشید کرنے کا جو عمل ہے، ایک شئی سے دوسری دوسری سے تیسری سلسلہ وار نکالنا، جیسے خوشبودار پتیوں اور پھولوں وغیرہ سے ان کی خوشبو کے عنصر کو الگ کرنا اور نکالنا، گندے پانی سے گندگی کے عناصر کو الگ کر کے صاف ستھرے پانی نکالنا، مختلف قسم کی شریوں سے ان کے جوہری جزء کو نکالنا، میمیاوی عمل کے ذریعہ کسی شئی کے اجزاء کو علیحدہ کر دینا، اس کی کیفیت اور خاصیت کو بدل ڈالنا، کیا یہ عمل قلب ماہیت کے تحت آئے گا؟
- ۷۔ دوائیں جو مرکب ہوتی ہیں اور مختلف اجزاء و عناصر کو ملا کر تیار کی جاتی ہیں، خواہ جامد ہوں یا سیال، ان میں کسی شئی کا خلط و اختلاط کیا حکم رکھتا ہے؟ جب کہ اس کے نتیجے میں مجموعی شکل و تاثیر ضرور بدلتی ہے، لیکن ہر جزء اپنی جملہ صفات و خواص کے ساتھ موجود ہوتا ہے اور اس کے مطابق دوا مؤثر ہوا کرتی ہے۔ فقہاء ایسے اختلاط کو جب کہ چند چیزیں ایک دوسرے سے مل کر باہم متمیز نہ رہ جائیں یا نہ کی جا سکیں، ”استہلاک عین“

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ: تمام لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے پروردہ ہیں

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ﴿۷۸﴾ ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ ☆ فروری ۲۰۰۲ء
 کہتے ہیں تو کیا یہ استہلاک قلب ماہیت ہے؟ آج کل انگریزی دواؤں میں بھرتا الکحل کا استعمال ہے جو اصل شراب ہے جس سے کسی ششی میں اسکار کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔
 ۸۔ صائن عموماً چڑی سے بٹے ہیں یہ چڑی اکثر مردامہ کی ہوتی ہے اور مردار خنزیر بھی ہو سکتا ہے تو چڑی کو دوسری اشیاء کے ساتھ ملا کر صائن یا اس طرح کی کوئی اور استعالیٰ ششی تیار کرنا۔ یہ قلب ماہیت ہے یا نہیں؟ مغربی ممالک میں بھرت و غیرہ میں ایسی چڑی ملائی جاتی ہے اسی طرح تو تھ پیسٹ وغیرہ میں ہڈیوں کا پاؤڈر ملا ہوتا ہے یہ ہڈیاں مردار خنزیر کی بھی ہو سکتی ہیں اس پر بھی غور کرنا ہے۔

۹۔ مذکور جانوروں کا خون مختلف صورتوں میں دواؤں میں استعمال کیا جاتا ہے اسی طرح دوسرے اجزاء کا معاملہ بھی ہو سکتا ہے یا ہوتا ہے۔
 ۱۰۔ جلیٹین کا معاملہ آج کل بہت عام ہے اور اسکی بابت بالخصوص مغربی ممالک میں بہت سوال ہو تا ہے اس کا کیا حکم ہے؟ جلیٹین عام طور پر چمڑہ اور ہڈی ہو تا ہے جس کی شکل و صورت بدل جاتی ہے یہ چمڑہ اور ہڈی کسی بھی جانور کا ہو سکتا ہے (بشمول خنزیر) اور مردار و فحشہ کا بھی امتیاز نہیں اور ہوتا ہے کہ چمڑے پر ابتدائی مرحلے میں دباغت کا عمل جاری کیا جاتا ہے اس کو چونے وغیرہ میں ڈال کر پکاتے اور دھوتے و صاف کرتے ہیں حتیٰ کہ بال ختم ہو جاتے ہیں اور کھال سے چمکی ہوئی نجس رطوبات بھی اور اس مرحلے سے نکال کر جائے اس کے کہ چمڑے کو سکھائیں اور اس سے کوئی دوسرا کام لیں بعض اودیہ کے واسطے اس کو گھلانے کی تدبیر کرتے ہیں اور پھر اس سے گوند یا اس جیسی بعض اشیاء تیار کرتے ہیں یا کھانے کی چیزیں بناتے ہیں یا اس میں ملاتے ہیں خاص طور پر سے اعلیٰ قسم کے بھرت اور ٹافیاں اور آئس کریم میں اس کو ملا کر لذت کو بڑھاتے بھی ہیں اور ان میں جماد پیدا کرنے کی سعی بھی کرتے ہیں۔
 جلیٹین کا کیا حکم ہے؟ کیا مذکورہ صورت قلب ماہیت کے تحت آئے گی؟

انٹرنیٹ اور جدید ذرائع مواصلات کے ذریعہ عقود و معاملات وہ تمام عقود و معاملات جن میں طرفین کی جانب سے مالی یا غیر مالی عوض ادا کیا جاتا ہے ان کے درست ہونے کیلئے عاقدین کی رضامندی ضروری ہے اس رضامندی کا اظہار ایجاب و قبول کے ذریعہ ہوتا ہے اسی لئے فقہاء نے ایسے معاملات کیلئے ایجاب و قبول کو رکن کا درجہ دیا ہے۔

☆ قال الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ: الفقہاء کلہم عیال ابی حنیفہ فی الفقہ ☆

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ۴۷۹۵ ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ ☆ فروری ۲۰۰۲ء

ایجاب کسی فریق کا اپنی طرف سے معاملہ کی پیشکش کرنا ہے اور قبول دوسرے فریق کی طرف سے اس پیشکش کو قبول کرنا ہے ایجاب و قبول کے درمیان اتصال ضروری ہے قبول ایجاب سے متصل ہو اس کیلئے بعض فقہاء نے شرط لگائی ہے کہ ایک فریق کی طرف سے ایجاب پائے جانے کے بعد دوسرے فریق کی طرف سے بلا تاخیر اور علی الغور قبول پایا جانا چاہیے حنفیہ کا نقطہ نظر ہے کہ اس میں حرج اور مشقت ہے اس لئے قبول کے ایجاب سے متصل ہونے کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں :

ایک حقیقت اتصال اور اس کی صورت یہی ہے کہ ایجاب کے فوراً بعد قبول کا اظہار کیا جائے دوسرے جمعا اتصال اور اس کی صورت یہ ہے کہ جس مجلس میں ایجاب کیا گیا ہو اس مجلس کے ختم ہونے سے پہلے دوسرا فریق اپنی طرف سے قبول کرنے کا اظہار کر دے ایسی صورت میں مجلس کے ایک ہونے کی وجہ سے سمجھا جائے گا کہ ایجاب اور قبول کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں پایا گیا۔

اس لئے فقہاء نے نکاح اور بیع وغیرہ کیلئے ایک شرط ”مکان عقد“ سے متعلق رکھی ہے کہ ایجاب و قبول ایک ہی مجلس میں ہونا چاہیے اسی ذیل میں یہ بحث بھی آتی ہے کہ اگر دو شخص کشتی میں جا رہے ہوں اور ایجاب و قبول کریں یا دو الگ الگ سواریوں پر پیدل جا رہے ہوں اور ایجاب و قبول کریں تو عقد درست ہو گا یا نہیں ؟

غرض عقود و معاملات کے معتقد ہونے میں اتحاد مجلس کو خاصی اہمیت حاصل ہے اور جیسا کہ مذکور ہوا اصل مقصود تو وقت اور زمانہ کے اعتبار سے ایجاب و قبول میں اتصال ہے بلکہ چونکہ ہمارے ان فقہاء کے زمانہ میں اتحاد مکان کے بغیر ایجاب و قبول کے درمیان مقارنت ممکن نہیں تھی اس لئے اتحاد مکان کی شرط بھی لگائی گئی۔

اب صورت حال یہ ہے کہ مواصلات اور بلاغ کے ذرائع نے ایسی ترقی کی ہے کہ ماضی میں اس کا تصور بھی شاید ممکن نہ ہو پوری دنیا گویا ایک گھر میں سمٹ آئی ہے اور منٹوں میں آپ کی بات دنیا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پہنچ سکتی ہے ٹیلیفون انٹرنیٹ وغیرہ ایسے ذرائع ہیں جن کے ذریعہ ہزاروں میل کے فاصلہ سے معاملات طے پاتے ہیں۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ چونکہ ان ذرائع کی وجہ سے رولہ میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے اس لئے اب تجارت کا دائرہ بھی وسیع ہو گیا ہے انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعہ یہ بات ممکن

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ : تمام لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہ (رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ) کے پروردہ ہیں

علمی و تحقیقی جملہ فقہ اسلامی ﴿۸۰﴾ ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ ☆ فروری ۲۰۰۲ء
ہے کہ ایجاب کے بعد فوراً دوسرا فریق قبول کا اظہار کر دے اور اسی طرح تمام عقود و معاملات کے
کاغذات انٹرنیٹ پر اسکریننگ کے ذریعہ بھیجے جاسکتے ہیں اور فوراً ہی جواب بھی منگایا جاسکتا ہے، لیکن
ظاہر ہے کہ انٹرنیٹ مکانی فاصلہ کو ختم نہیں کرتا اور یہ بات قابل غور ہے کہ ایجاب و قبول میں
اتحاد مکان مقصود ہے یا اقتران و اتصال مقصود ہے، اسی پس منظر میں چند سوالات ہیں جن پر علماء کو
غور کرنے کی ضرورت ہے:

- ۱۔ مجلس اور مجلس کے اتحاد و اختلاف سے کیا مراد ہے؟
- ۲۔ کیا انٹرنیٹ کے ذریعہ خرید و فروخت کا معاملہ شرعاً منعقد ہو جائے گا؟
- ۳۔ اگر انٹرنیٹ کے ذریعہ تحریری ایجاب و قبول کو دو گواہ دیکھ رہے ہوں تو کیا یہ ایجاب
و قبول اور شہادت نکاح منعقد ہونے کیلئے کافی ہوگی اور نکاح منعقد ہو جائے گا؟
- ۴۔ انٹرنیٹ پر خرید و فروخت کے سلسلہ میں ایجابی پہلوؤں کے ساتھ کچھ دوسرے
پہلوؤں کو بھی سامنے رکھا جانا چاہیے۔ مثلاً دو افراد کے درمیان ہوئے معاملہ کی
تفصیل ایک تیسرا شخص حاصل کر سکتا ہے اور اس سے وہ تجارت میں زیادہ فائدہ
اٹھا سکتا ہے، تو کیا اس تیسرے شخص کیلئے ایسا کرنا صحیح ہے یا نہیں؟
- ۵۔ ویڈیو کا نفرنگ کے ذریعہ خرید و فروخت، لین دین اور تجارت ممکن ہے یا نہیں؟
اس کی شرعی حیثیت کیا ہوگی؟ واضح رہے کہ ویڈیو کا نفرنگ میں دو معاملہ کرنے
والے ایک دوسرے سے نہ یہ کہ صرف بات کر سکتے ہیں بلکہ ایک دوسرے کو دیکھ
رہے ہوتے ہیں۔ یہ بھی واضح رہے کہ ویڈیو کا نفرنگ اور انٹرنیٹ پر ہونے والے
تمام معاملات کا ریکارڈ محفوظ ہوتا ہے جسے باسانی حاصل کیا جاسکتا ہے۔
- ۶۔ فون پر خرید و فروخت کا کیا حکم ہے؟
- ۷۔ کیا ٹیلیفون پر نکاح کا ایجاب و قبول ہو سکتا ہے، اگر ٹیلیفون پر ایجاب و قبول کے وقت
عائدین یا ان میں سے ایک کے پاس دو گواہ بیٹھے ہوں جو ایجاب و قبول کو سن رہے
ہوں تو کیا عائدین اور شاہدین متحد المجلس تصور کئے جائیں گے؟ اگر ٹیلیفون
پر ایجاب و قبول درست نہ ہو تو کیا فون پر نکاح کا وکیل بنایا جاسکتا ہے اور اس نکاح
کی صورت کیا ہوگی؟

میں نے امام شافعی سے زیادہ کسی کو عقل والا نہیں پایا (ابو عبید)